نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۸) مطبوعہ ۲۱ فروری ۱۸۹۶ء بروز جمعہ جلد (۲۴)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے .. .. .. عہ
قیمت بیرونجات سے معہ محصول ڈاک .. .. عہ
قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عہ
ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائے گی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی۔

ایڈیٹوریل

فروتنی

اِن دنوں نوجوانان ہند ترقی کے زینہ پر چڑھنے کے لئے نہایت ہی آرزومند ہیں کہ عمدہ عہدہ و مرتبے پر سرفراز ہوکر خوش حال زندگی بسر کریں اور اس ناپائیدار خوشی کے حصول کے لئے علم و حکمت کو بدرجہ کمال حاصل کر لیتے اور آخر کار اس کا یہہ نتیجہ دیکھنے میں آتا ہے کہ آجکل اکثر تعلیم یافتہ جوانوں کے دلوں میں خود نمائی و علمی مغروری یہاں تک سما گئی ہے کہ وہ اپنے دنیاوی علم کے سامنے خدا کی کامل حکمت و بے انتہا علم کو ناچیز جانتے ہیں بلکہ صاف صاف کہتے ہیں کہ بیبل بچوں کی کہانیوں سے بھری ہوئی ہے۔ پر یاد رکھو کہ بیبل خدا کے علم کا مخزن ہے تم اُس کے عمیق بھیدوں کو اپنی ناقص عقل و ناکامل علم سے دریافت نہیں کر سکتے کیونکہ انسان میں جس قدر ناپاک خواہشیں پھیلتی جاتی ہیں اسی قدر وہ غرور اور ہر قسم کی برائیوں کی طرف مایل ہوتا جاتا ہے حتی کہ اُس کی طبیعت اُس کے خواہشوں کی غلام ہوکر علم کی خوبیوں کو اس کے دماغ سے بالکل نکال پھینکتی اور آخر کار خالی گھڑے کی مانند وہ ٹھنٹھناتا پھرتا ہی پس اے بے وقوفو ذرا عقل کو کام میں لاؤ اور غور کرو کہ سچی فروتنی ہی انسان کی سرفرازی و عزت کا باعث ہے دولت و عزت فروتن انسان کو خدا کی طرف سے بخشش کے طور پر عطا کی جاتی ہیں۔ سر ایزک نیوٹن کی فروتنی آج تمام عالم میں مشہور ہو رہی ہے کہ گو وہ ملک انگلستان میں ایک نامی گرامی فلاسفر تھا تو بھی وہ اس پر کچھ فخر نہیں کرتا بلکہ اکثر یہہ کہا کرتا تھا کہ میں ایک بچے کی مانند ہوں جس نے علم کی عظیم الشان سمندر سے دو چار کوڑیاں یا گھونگھے اٹھا لئے ہوں اور یونان کے سقراط حکیم کا یہہ قول تھا کہ جس قدر علم مجھے حاصل ہوا ہے اس سے مجھے یہہ سبق حاصل ہوا کہ مجھے ابھی کچھ حاصل نہیں ہوا ہے اور شیکسپیر یہہ کہتا ہے کہ دانشمندی علم سے نہیں حاصل ہوتی بلکہ فروتنی سے اور سلیمان بادشاہ یوں فرماتا ہے کہ سرفرازی سے آگے فروتنی ہے۔ دولت و عزت اور حیات و فروتنی خداوند کے خوف کا اجر ہے کاشکہ تم بیبل کے علم سے اگر کچھ بھی واقف ہوتے تو خداوند مسیح کی فروتنی کا مطالعہ کرکے الٰہی روشنی سے بالکل منور ہو جاتے جیسا کہ خط فلپی ۲۔ ۶ سے ۹ تک مرقوم ہے کہ اُس نے خدا کی صورت میں ہوکر خدا کے برابر ہونا غنیمت نجانا۔ بلکن اُسنے آپکو نیچ کیا۔ اور خادم کی صورت پکڑی اور انسان کی شکل بنا اور آدمی کی شکل میں ظاہر ہوکے آپکو پست کیا اور مرنے تک بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار رہا۔ اس واسطے خدا ہی نے اُسے بہت سرفراز کیا وغیرہ

ترجمہ
ٹرائیڈ بائی فائر
بقیہ
نمبر ۵

اور اس سبب سے ہمارا پیارا خداوند روحانی طور سے ہمارے ساتھ زیادہ واضح طور سے حاضر ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ اس زمین پر ہمیشہ کے لئے موجود رہتا۔ کیا اُس نے اس لئے خود ہی نہیں فرمایا کہ "تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ مند ہے" مسیح کا اپنی روح کے وسیلے سے ہمارے ساتھ۔ ہمارے اردگرد اور ہم میں رہنا بےشمار درجہ زیادہ ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ اس دنیا پر ہو کے ہمارے ساتھ ہو سکتا تھا خواہ ہم پطرس۔ یعقوب اور یوحنا کی طرح اُس کی زمینی زندگی میں چنے ہوئے شاگرد ہی ہوتے

۲- دو کڑیاں ہمکو ہمارے خداوند سے جوڑتی ہیں۔

"پیار کرتے ہو" "ایمان لاکے" (۸ آیت) یہہ کہنا مشکل ہے کہ ان میں کون پہلی یا بڑی ہے ہم بغیر ایمان لانے کے پیار نہیں کرسکتے۔ اور نہ بغیر پیار کرنے کے ایمان لاسکتے ہیں۔ ایمان روشنی ہے اور محبت حرارت جہاں کہیں ایک داخل ہوتی ہے تو دوسری بھی اُس کی پیروی کرتی ہے آسمان کے سورج کی کرنوں میں ہر ایک کی ساخت ملی ہوئی ہے۔ ہم ایک کو دوسری سے الگ حاصل نہیں کرسکتے اور ہماری خوشی وہیں تک ہوگی کہ جہاں تک یہہ توام آسمانی بہنیں ہماری روحوں میں ہونگی۔

(۱) **محبت کی بابت**۔ جو شخص خداوند یسوع مسیح کو پیار نہیں کرتا۔ مسیحی نہیں ہے "اگر کوئی خداوند یسوع مسیح سے محبت نہیں رکھتا وہ حرم کیا جاوے" (۱ قرنتھی ۱۶/۲۲) ہم میں سے ہر ایک کے آزمانے کے لئے یہہ کسوٹی ہے۔ یہہ نہیں کہ ہم کیا مانتے یا کہتے ہیں بلکہ یہہ کہ آیا ہم کرتے بھی ہیں کہ نہیں اور اگر کرتے ہیں تو کہاں تک۔ لیکن ہمکو یاد رکھنا چاہئے کہ محبت اپنی تئیں مختلف طرح سے مسیح کی شخصیت یا کام کے اُس منظر کے مطابق کہ جس پر روح القدس نے دیکھنے والے کی آنکھوں کو لگا دیا ہے ظاہر کرتی ہے۔ بعضوں پر جو اپنی بڑی رہائی سے آگاہ ہیں شکرگذاری کی صورت اختیار کرتی ہے بعضوں میں جو اُس کے کیریکٹر کی خوبصورتی سے موہت ہو گئے ہیں خوشی کی بعضوں میں جنکا دل اُس کی تعظیم کے دعوں سے بھرا ہوا ہے۔ اُس ہی کی خدمت کیلئے سرگرمی۔ اس کی حضوری کی بھی طرح طرح کی علامتیں ہیں۔ بعض وقت چپ چاپ تعریف میں لگ جانا۔ بعض وقت بے تحاشا آنسوؤں کی دھار کا بہنا یا محبت سے دل کا جوش میں آجانا یا رحم کے کام کرنا جو دکھلاوے کے لئے نہ ہوں۔ یا ہر طرح کا نقصان سہہ کر بھی اُس کا اقرار کرنے کے لئے مستعد رہنا۔ محبت اپنے تئیں آشکارا کر دیتی ہے خواہ جان کو خطرے میں ڈال کر بیت اللحم کے کنوئے سے پانی لائی ہو یا قیمتی جٹاماسی کا عطردان لیکر مردہ کی پیاری لاش کو معطر کرنے کے لئے آئی ہو۔

وہ جو مسیح کو زیادہ پیار کرتے ہیں اکثر اپنے آپ کی نسبت اس بات کے شاکی رہتے ہیں کہ اُس کو پیار نہیں کرتے اُنکی محبت مسیح کو ایسا پکڑ لیتی ہے کہ وہ اُنہیں اُن سب چیزوں سے جو وہ اُس کے لئے دے سکتے ہیں بےشمار گنا زیادہ قیمتی معلوم ہوتا ہے وہ اُس کو اس قدر پیار کرتے ہیں کہ وہ اکثر اُس شخص کے لئے جو مسیح کو زیادہ پیار کرسکتا ہے راستہ چھوڑ دینے کے لئے طیار ہیں تاہم الگ کھڑے ہونا عذاب معلوم ہوتا ہے۔ ایسوں کے لئے مناسب ہے کہ وہ تسلی پذیر ہوویں وہ جو سب کچھ جانتا ہے جانتا ہے کہ وہ اُس کو کس قدر پیار کرتے ہیں اور آخرش محبت کا اندازہ فیلنگ یعنے جذبہ یا آہوں یا آنسوؤں سے نہیں کیا جاتا ہے بلکہ اعمال سے تم مسیح کو وہیں تک پیار کرتے ہو کہ جہاں تک تم اُس کے لئے کچھ کرنے یا دُکھ سہنے یا ترک کرنے کو طیار ہو۔

ہم کس طرح سے مسیح کو زیادہ پیار کرسکتے ہیں

اس بات کے سوچنے میں زیادہ وقت خرچ کرو کہ اُس نے تمہارے لئے کیا کیا ہے۔ اور وہ کیا ہے "دس ہزار میں سے ایک"۔ اور سب سے پیارا" قوت یاد کے وسیلہ سے اندرونی آگ کو بھڑکاؤ اور اُمید کو اُس پر وعدوں کا ایندھن یہاں تک ڈالتے رہو کہ اُس میں سے شعلے اُٹھنے لگ جاویں۔ خالی کمرے یا اکیلے چلتے پھرتے وقت اُس کے ساتھ اونچی آواز سے گفتگو کرنے کی عادت کو یہاں تک بڑھاؤ کہ زندگی کی چھوٹی سی چھوٹی بات میں بھی وہ ملجاوے۔ روح القدس کے دخل کے لئے اپنے دل کو کھول دو جو خدا کی محبت کو دل میں ڈالتی ہے اور اُس محبت کی کرنوں کو جلانے والے فوکس میں جمع کرتی ہے یہاں تک کہ تم خدا کو اُسی محبت سے واپس محبت کرسکتے ہو جو اُس کے دل سے تمہارے میں آئی ہے۔ اور زیادہ خاص کرکے اُس کی پیاری محبت کی خاطر ایسے کام کرنے کی کوشش کرو کہ جن میں تم کو خود انکاری اور کوشش کرنی پڑی۔ جہاں تک ہم اوروں کی طرف محبت دکھلاتے ہیں وہیں تک ہم اُس کی محبت کو اپنی نسبت سمجھتے ہیں" ہر ایک جو پیار کرتا ہے خدا سے پیدا ہوا ہے اور خدا کو جانتا ہے وہ جو محبت نہیں کرتا خدا کو نہیں جانتا کیونکہ خدا محبت ہے" (۱ یوحنا ۴/۷و۸)

یسوع کی محبت کے علم کی چابی بڑے جوش دلانیوالے گیتوں کے گانے یا جذبات کو جگانے کی کوشش کرنے میں نہیں ہے بلکہ اُس کی خاطر چپ چاپ روزمرہ خود انکاری کے کام کرنے میں اور فی الحقیقت یہی طریقہ ہے کہ ہم اپنے تئیں گیہوں کے دانہ کی طرح زمین میں بودیں (یوحنا ۱۲/۲۴) جبکہ وہ محبت کے چھوٹے سے چھوٹے کام کا اندازہ کام کی زیادتی سے نہیں کرتا بلکہ محبت کی طاقت سے جس نے اُس کو کرنے کی ترغیب دی ہے۔ یہہ حیرانی کی بات ہے کہ کس قدر جلدی ہم محبت کے سکول میں ڈگری پالیتے ہیں جبکہ ہم وہ سب کچھ جانتے ہیں عمل میں لانے لگتے ہیں ؛

باقی آیندہ



مُراسَلات

(بقیہ) مسیح کا نمونہ پاک نوشتوں کے مطالعہ کرنے میں؎

(۳) ھدایت و رھنمائی کے لئے۔ یسوع اپنی بیبل کو بطور اپنی زندگی کے نقشے کے استعمال کرتا تھا۔ عالم اور دیندار لوگ اکثر اس مسئلے پر بحث کیا کرتے تھے کہ کس عمر میں اُس کو کامل طور پر آگاہی ہوئی کہ وہ مسیح ہے۔ اور کن مراحل سے اُس کو اُس راستے کا صاف صاف علم حاصل ہوا جس پر اُسے چلنا تھا۔ مثلاً یہہ کہ کس موقعہ پر اُس نے معلوم کیا کہ وہ ایک فتحمند نہیں۔ بلکہ مصیبت زدہ منجی ہوگا۔ اور اُن کا یہہ خیال ہے کہ اُس نے یہہ علم عہد عتیق کی نبوتوں کے مطالعہ سے جو اُس کے حق میں تھیں حاصل کیا۔ میں اپنے کو ایسی عمیق باتوں پر خیال دوڑانے کے قابل نہیں سمجھتا۔ مجھے یہہ باتیں اُس سر کے حجاب کے پیچھے کہ اُس کی ذات میں خدا اور انسان ایک شخص واحد میں چھپی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ مگر اُس کے کلام سے بہ آسانی نظر آتا ہے کہ اُس نے عہد عتیق کی نبوتوں میں بڑی دلچسپی کے ساتھ اپنے راستے کا کھوج لگایا۔ جیسے کوئی شخص ایک نقشے میں کسی شہر کے راستے کا پتا لگاتا ہے۔ انجیل میں بار بار یہہ لکھا ہے کہ اُس نے فلاں فلاں باتیں کیں تاکہ فلاں فلاں نبوت پوری ہو۔ جو لوگ یوحنا بپتسمانے اور دوسروں نے اُس کے پاس بھیجے اُن کو اُس نے دکھا دیا کہ کیسے لفظی طور سے اُس کا طریق حیات مسیح کی تصویر سے جو یسعیاہ اور دیگر انبیا نے کھینچی ہے مطابق ہے۔ اُن ملاقاتوں کے مرقوم پر جو اُس نے اپنے جی اُٹھنے کے بعد اپنے شاگردوں سے کیں زیادہ تر اُس نے اُن کو موسیٰ اور دیگر انبیا کی کتابوں میں سے یہہ دکھایا کہ اُس کی زندگی اور دُکھ اور موت ٹھیک طور پر اُن باتوں کو جو اُس کے حق میں کہی گئیں تھیں پورا کرتے ہیں +

اِس طور سے نوشتوں کے مطالعہ کرنے کے لئے اُس مطالعہ کی نسبت جو بچاؤ یا اُبھارنے کے لئے اوپر بیان کیا گیا۔ بہت عمیق مطالعہ کی ضرورت ہے۔ اِس غرض کے لئے ایک پرندچشمی نظارے؎ کی طاقت کی حاجت ہے جس سے ایک ہی نظر میں نوشتوں پر بہ حیثیت مجموعی نظر ماری سکیں اور اِس طور سے اُن بڑی بڑی دھاروں کو جو شروع سے آخر تک اُس میں بہتی چلی گئی ہیں دریافت کرلیں۔ اور خاصکر صاف طور پر اُس بڑی وسطی دھارا کا کھوج لگائیں جس کی طرف اور سبھوں کا میلان ہے اور جس میں سب کی سب آخر کار ملجاتی ہیں +

ظاہر ہے بیبل کے مطالعہ کرنے میں مسیح کا یہی طریق تھا وہ اُسے لے کر اُس کی مجموعی حالت میں اُس کو استعمال کرسکتا تھا۔ ہم یہہ بات اُس کے اکیلی آیتوں کے استعمال کے طریق میں بھی معلوم کرتے ہیں۔ وہ شاذ و نادر کوئی آیت نقل کرتا ہے جس کے ساتھ ہی وہ اُس کے بعض پوشیدہ معنی نہیں کھول دیتا۔ جس کا پہلے کسی کو گمان بھی نہ تھا۔ لیکن جو اُن کے ظاہر کئے جانے کے وقت سے سب کی آنکھوں میں صاف صاف ظاہر و روشن نظر آنے لگتے ہیں؎۔ ہر زمانے میں کسی کسی شخص کو یہہ قدرت حاصل ہوئی ہے۔ بعض اوقات تم کسی واعظ کو سنتے ہو جو ایک آیت کو ایسے طور پر نقل کرتا ہے کہ اُس کی صورت بالکل بدل جاتی اور اُس کے کلام میں موتی کی طرح چمکنے لگتی ہے۔ یہہ طاقت کہاں سے حاصل ہوتی۔ یہہ اُس وقت ملتی ہے جبکہ دل بیبل کے قعر میں نیچے نیچے غوطہ مارتا جاتا ہے۔ یہانتک کہ وہ نور کی بڑی جھیل تک جو تمام آیات کی تہ میں ہے پہنچ جاتا ہے اور تب اُس آتشی سمندر میں سے ایک شعلہ اوپر اُٹھ آتا اور سطح پر روشنی پھیلاتا ہے +

ہم بعض اکیلی آیات سے حظ اُٹھا کر کیسی جلد ہی سیر ہو جاتے ہیں۔ جو جذب اور تحریک ایک اکیلی آیت سے ملتی ہے بہت قیمتی تو ہے لیکن پاک نوشتے کی پوری کتاب اُس سے بھی بڑھ کر حظ و دھکا لگا سکتی ہے۔ بشرطیکہ ہم اُس کو اوّل سے آخر تک پڑھ جائیں اور اُس کے پیغام کو بہ حیثیت مجموعی گرفت کرنے کی کوشش کریں۔ اِس کے بعد ہم صحیفوں کے مجموعوں کو لے کر اُن پر غور کرسکتے ہیں بعض اوقات ایسا بھی کرسکتے ہیں کہ ایک مضمون کو لے کر ساری بیبل میں سے گذر جائیں اور یہہ دریافت کریں کہ اِس مضمون پر اُس میں کیا تعلیم ہے۔ اور پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہم آخر کار اُن تمام باتوں کو جنکی بیبل تعلیم دیتی ہے گرفت کرنے کی کوشش نہ کریں۔ یعنی ایک طرف تو ایمان کے بارے میں اور دوسری طرف چال چلن کے

؎ یعنی کسی چیز کا مجموعی نظارہ جیسے اُڑتے ہوئے جانور کو دکھائی دیتا ہے +

؎ خداوند آج صبح میں نے بیبل میں سے ایک باب پڑھا اور اُس میں ایک قابل یاد فقرہ دیکھا جس کا میں نے پہلے کبھی خیال نہیں کیا تھا کیوں ایسا ہوا کہ میں نے اُس کو اب ہی دیکھا۔ اور اس سے پہلے نہیں؟۔ اِس لئے پہلے بھی میری آنکھیں کھلی اور حروف ایسے ہی روشن تھے۔ کیا تیرے کلام کے اوپر ایک باریک سا پردہ نہیں پڑا رہتا جو

(بقیہ سے) مطالعے سے پتلا ہوتا جاتا اور آخر کار بالکل نایاں ہو جاتا ہے؟ میں دیکھتا ہوں کہ تیرے کلام کا تیل کبھی کم نہیں ہوگا جب تک کوئی شخص خالی باسن اُس کے پاس لاسکتا ہے۔ عہد عتیق اُس شخص کے لئے جو علم حاصل کرنے کی تازہ خواہش کے ساتھ اُس کے پاس آتا ہے اب بھی عہد جدید کی مانند ہوگا۔ فرشتوں کے وہ مقامات جو ظاہرا بنجر و ویران معلوم ہوتے ہیں کیسے پُر ثمر ہیں۔ یہہ بڑے مالی ہیں جو ایسی زمین کو بگاڑتے ہیں۔ جہاں کہیں کلام اللہ کی سطح غلے کے کھیتوں سے شگفتہ اور نغز نہیں وہاں اُس کا باطن معدنیات سے معمور و مسرور ہے۔ اور اِس طرح سے جہاں صاف باتیں نہیں وہاں پوشیدہ اسرار سے بھرپور ہے +

بارے میں اُس کی کل تعلیم کو مطالعہ کریں +

نوشتوں کی معموری سے فائدہ اُٹھانے کے لئے سب سے اچھا ہدایت نامہ یہہ ہے کہ ہم اُن کو یسوع کی مانند اس طرح ڈھونڈیں گویا کہ وہ ہماری زندگی کا نقشہ ہیں۔ البتہ یہہ تو نہیں ہوگا کہ ہم بھی اُن میں اپنی زندگی کی ویسی ہی پوری تصویر کھینچی پائیں گے جیسے اُس نے پائی۔ تاہم بالکل صحیح طور پر ہم اُس میں اپنی زندگی کی ٹھیک صورت اور نقش دریافت کریں گے نصیحت اور وعدے اور مثال میں ہم دیکھیں گے کہ ہر ایک کام جو ہمیں کرنا ہے۔ ہر ایک منصوبہ جو ہمیں باندھنا ہے۔ زندگی کا ہر ایک موڑ جس پر ہم نے پھرنا ہے۔ اُس میں صاف طور پر تحریر کیا گیا ہے۔ اور اگر ہم اُس لکھے کے مطابق عمل کریں گے تو ہم بھی اُس کے بعد یہہ کہہ سکیں گے جیسا کہ وہ اکثر کہا کرتا تھا کہ یہہ ہوا تاکہ یہہ نوشتہ پورا ہو"

اگر ہم سرگرمی سے اس طریق پر چلیں گے تو ہم اُس طریق کے جس سے وہ نوشتوں کا مطالعہ کرتا تھا۔ اور بھی قریب ہو جائیں گے۔ کیونکہ وہ ضرور ہم کو اُس بڑی وسطی دھار تک پہنچا دے گا۔ جو کہ تمام نوشتے میں ابتدا سے انتہا تک برابر جاری ہے یہہ کیا ہے؟ یہہ خود مسیح ہی ہے۔ عہد عتیق کا تمام میلان اور بہاؤ سیدھا مسیح کی صلیب کی طرف ہے۔ تمام عہد جدید مسیح کی تصویر کے سوا اور کیا ہے؟ جو آدمی کلام اللہ میں اپنی زندگی کا سچا راستہ ڈھونڈھیگا ضرور وہ اُس کو صلیب تک پہنچا دیگا تاکہ ہلاک ہونے والے گنہگار کی حیثیت میں منجی کے زخموں میں رحمت کو ڈھونڈھے۔ اور پھر اس مقام سے از سر نو کوچ کرکے وہ اپنا حقیقی راستہ آگے کو تلاش کرے۔ اور ضرور وہ یہہ دیکھے کہ سامنے فاصلے پر وہ کاملیت کی تصویر جو یسوع مسیح میں ہے۔ اُس کو متحیر و فریفتہ کرتی ہوئی برابر اپنی طرف کھینچتی چلی جاتی ہے +

راقم

دلی دوست

فرمان مسیح

مندرجہ صفحہ ۵: ۳۸-۴۲-پر ۶ ۶

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا محاکمہ

اور

پادری ٹھاکر داس کا فیصلہ

وہ تحریر جو از جانب بھائی خیرالدین صاحب کے اعتراض کے جواب میں نورافشاں مطبوعہ ۳ جنوری ۱۸۹۲ء میں شایع ہوئی تھی اُس پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایک محاکمہ چھاپا ہے اور اُس میں فرضی اور بے حقیقت باتیں سنائی ہیں۔ میں واجبی تفتیش کے ساتھ اُس پر فیصلہ دیتا ہوں +

قولہ۔ پادری ٹھاکر داس صاحب اس بات پر زور دیتے ہیں کہ انجیل میں جانی یا مالی ضرر کی حالت میں ترک مقابلہ کے یہہ معنے ہیں کہ ظالم سے انتقام حکومت ہی لیوے آپ مقابلہ نہ کریں +

اقول۔ میری بات کے یہہ معنے ٹکسال قادیاں میں گھڑے گئے ہیں آپ میرا بیان پھر سمجھئے۔ حکومت خود حفاظتی کی ایک صورت ہے۔ آپ تیسری صورت پیش کردہ پر پھر غور کیجئے وہ

قولہ۔ غور طلب یہہ امر ہے کہ ترک مقابلہ کے کیا معنی ہیں۔ کیا صرف یہی کہ اگر کوئی ظالم آنکھ پھوڑے یا دانت نکالدے تو بتوسط حکام اُس کو سزا دلانی چاہیئے خود بخود اُس کی آنکھ نہیں پھوڑنی چاہیئے نہ دانت نکالنے چاہیئے۔ اگر یہی معنی ہیں تو توریت پر زیادت کیا ہوئی۔ کیونکہ توریت بھی تو یہی ہدایت دیتی ہے کہ ظالموں کو قاضیوں کی معرفت سزا ملے خروج ۲۱ باب۔ مگر پادری ٹھاکر داس صاحب کہتے ہیں کہ انجیل کی تعلیم میں توریت پر یہہ زیادت ہے کہ ایک مظلوم حکام کی معرفت انتقام لیوے +

اقول مرزا صاحب آپ کا یہہ کہنا درست نہیں ہے کہ میں اس سے توریت پر انجیل کی تعلیم کی زیادت بتلاتا ہوں میں نے ہرگز یہہ بات نہیں لکھی اور نہ ایسی کمی یا زیادت کو پیش نظر رکھا تھا۔ اور اس لئے آپ کی ساری تقریر جو صفحہ ۲-۳ میں ہے رایگان ٹھہری۔ آپنے خود ہی میری طرف سے ایک بات فرض کرکے اپنی طرف سے اُس پر محاکمہ بنایا ہے عقلمندوں کی یہہ عادت نہونی چاہئے۔ میں اس بات کو خوب جانتا ہوں کہ توریت میں انتقام قاضیوں کے متوسط سے لینے کا حکم ہے۔ اور انجیل میں یہہ کوئی نئی تعلیم نہیں۔ مگر اس بات سے تو میری کچھ غرض نہ تھی اور جو اصل غرض تھی اُس کو آپنے نظر انداز کیا اور یا آپکی سمجھ میں نہیں آیا اور اس لئے آٹھ صفحے محاکمہ میں کالے کر ڈالے۔ پھر دیکھئے کہ میں نے احکام پیشین اور احکام انجیل کی بابت یہہ لکھا تھا کہ جس حال کہ کسی انسان کا حق نہیں کہ دوسرے کی جان و مال کو خطرے میں ڈالے۔ اور جس حال کہ مسیح خداوند کے احکام میں وہ اصول موضوع کئے گئے ہیں جو چھ حکموں کے تجاوز کی رغبت کو دل میں سے اُکھاڑ کر جو کسی قسم کی رسمیات ادا کرنے سے دور نہیں ہو سکتے۔ اور یہہ نہیں۔ (یعنے مسیح نے یہہ نہیں کیا) کہ ان حکموں کے زور کو یا اُن کی تجاوز کی سزا کو موقوف کر دیا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ اُن کو قایم رکھا ہے۔ تو یہہ صورت خود حفاظتی کے لئے سامان گنجایش دیتی ہے۔ لہذا جو لوگ ظلم اور شرارت سے باز نہ آویں اور ان مسلیم ذریعوں کی قدر و پروا نہ کریں جو خداوند نے باہمی راستی اور سلامتی کے لئے فرمائے ہیں تو وہ لوگ واجبی بدلا پاویں"۔ پھر آپ اپنے خیال کے موافق انجیل مقدس کی تعلیم کو ناقص ٹھہرانے کے لئے طنزاً لکھتے ہیں کہ۔

قولہ۔ کوئی انسان اپنی آنکھ ناحق ضایع کراکر پھر صبر نہ کر سکا اور اپنی قوت انتقام کو حکام کے ذریعہ سے ایسے

وقت میں عمل میں لایا جو اُس کو کچھ نفع نہیں دے سکتا تھا۔ ایسے عیسائی سے تو یہودی ہی اچھا رہا جس نے خود حفاظتی کو کام میں لاکر اپنی آنکھ کو بچا لیا۔

اقول۔ میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص اپنی آنکھ یا دانت ضایع کروا کر دوسرے کی بھی خود ہی خود حفاظتی کی وجہہ سے ضایع کردے یا حکام سے چارہ جوئی کروائے تو بہر حال یہہ انتقام اُس کو کیا نفع دے سکتا ہو جبکہ اُس کا اپنا نقصان ہو ہی گیا ہو؟ اور اگر ظالم کا مقابلہ کرنے کے بجائے کوئی عیسائی مقابلہ سے پرہیز کرکے اپنی آنکھ یا دانت بچا لیوے تو اس میں آپکو کیا تکلیف ہو یہہ حرکت نفسانی جذبات پر اثر کرنے والی ہوگی اور ایسا ہی انسان حقیقت میں نیک بخت ہو جس نے اپنے آپ کو اور دوسرے کو بھی نقصان سے بچایا۔ اور مناسب نہیں کہ اپنی اپنی شرارتوں کو روا رکھنے کے لئے اس برداشت کو بُرا کہا جاوے اور میں نے اپنی پہلی تحریر میں اسباب کا صاف بیان کیا تھا کہ خداوند مسیح نے قصاص کی نوبت کو روکنے کے واسطے وہ ہدایتیں فرمائیں جو آیات ۳۹-۴۲ میں مندرج ہیں۔ کہ چھوٹی چھوٹی باتیں جیسے گال پر تھپڑ کھانا یا کپڑے چھنوانا یا بیگار پکڑے جانا وغیرہ بدلا لینے کے محل نہ سمجھے جاویں ایسی حالتوں میں برداشت کرنا فرض ہو۔ اور یاد رہے کہ خداوند اس حکم میں اُن حالتوں کو شامل نہیں کرتا ہو جن میں جان یا مال خطرے میں ڈالے جاویں جس سے ظاہر ہو کہ ایسی حالتوں میں خود حفاظتی کے دوسرے طریق عمل میں لائے جاویں۔ پس آپ کی طرز بکل بیجا ہو۔

قولہ۔ شاید پادری ٹھاکر داس صاحب یہہ کہیں کہ ترک مقابلہ اُس حالت میں ہو جبکہ کوئی شخص تھوڑی سی تکلیف پہنچانا چاہے لیکن اگر سچ مچ آنکھ پھوڑنے یا دانت نکالنے کا ارادہ کرے تو پھر خود حفاظتی کے لئے مقابلہ کرنا چاہئے تو یہہ خیال پادری صاحب کا انجیل کی تعلیم کے مخالف ہوگا اُس تعلیم سے تو یہی ثابت ہوا کہ اگر سچے عیسائی ہو تو دانت اور آنکھ نکالنے دو اور مقابلہ نہ کرو۔ اور اپنی دانت اور آنکھ کو مت بچاؤ سو وہی اعتراض انجیل پر ہوگا جو خیر الدین صاحب نے پیش کیا ہو۔

اقول۔ مسیح خداوند کی تعلیم کا یہہ نتیجہ ہرگز نہیں کہ چُپ چاپ بیٹھکے آنکھ اور دانت نکلوایا کرو اور مقابلہ نہ کرو کیونکہ اُس نے قصاص کا حکم پہلے جتا دیا ہو۔ اور اگر خداوند کی مراد ایسی حالت میں بھی ترک مقابلہ کی ہوتی جب جان کا خوف ہو تو وہ اُس کی بابت صاف صاف فرما دیتا لیکن جو حالتیں اُس نے بتلائی ہیں وہ ایسی خطرناک حالتوں سے غیر ہیں۔ اور آپنے جو تمانچہ کی شدت کا شوخ بیان کیا ہو کہ اُس سے آنکھ اور دانت نکل سکتے ہیں تو یہہ نوبت پھر قصاص کے تحت میں آجاتی ہو۔ اور عیسائی مرد کا یہہ کام ہو کہ اُن باتوں کی برداشت کرے جن کو بڑھانے سے قصاص کی نوبت پہنچ سکتی ہو۔ جیسے خون کرنے یا لڑانے کی نوبت کو روکنے کیلئے غصہ اور بدزبانی وغیرہ کی ممانعت فرمائی ہو۔ (متی ۵: ۲۱-۲۶) اگر لوگ خداوند کی ہدایتوں پر عمل کرنا اپنی روزمرہ کی عادت کریں تو قتل اور زناکاری اور انتقام اور دُشمنی کی نوبت کبھی نہ پہنچے۔ مگر قرآن نے بھی تو اپنا گذارہ کرنا ہوا۔ اور ادھر منوجی بھی بے اُمید نہیں ہونا چاہئے۔ عیسائیوں کو تو یہہ صاف حکم ہو کہ اُن کی طرف سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہووے۔ بلکہ اوروں کی شرارتوں کی برداشت بھی کریں۔ اور بعض حالتوں میں موت تک بھی برداشت کرنی پڑتی ہو۔ (متی ۱۰: ۲۲-۳۹)

قولہ۔ اور اگر کوئی عیسائی کسی ظالم کو حکام کے ذریعہ سے سزا دلائے تو اُسے یاد رکھنا چاہئے کہ توریت بھی تو ایسے موقعہ پر یہہ اجازت نہیں دیتی کہ ایسے مجرم کی شخص مظلوم آپ ہی آنکھ پھوڑ دے یا دانت نکالدے بلکہ ہدایت کرتی ہو کہ ایسا شخص حکام کے ذریعہ سے چارہ جوئی کرے پس اس صورت میں مسیح کی تعلیم میں کونسی زیادت ہوئی یہہ تعلیم پہلے ہی توریت میں موجود تھی …… مگر متی ۵ باب میں جس طرز بیان کو آپکے یسوع صاحب نے اختیار کیا ہو یعنے توریت کے احکام پیش کرکے جابجا کہا ہو کہ اگلوں سے یہہ کہا گیا ہو مگر میں تمہیں یہہ کہتا ہوں۔ اس طرز سے صاف طور پر ان کا یہہ مطلب معلوم ہوتا ہو کہ وہ توریت کی تعلیم سے کچھ علاوہ بیان کرنا چاہتے ہیں+

اقول۔ ایسا ہی خیال یہودیوں نے کیا تھا جس کے جواب میں خداوند نے فرمایا کہ "یہہ خیال مت کرو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتاب منسوخ کرنے کو آیا۔ میں منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ پوری کرنے کو آیا ہوں" (متی ۵: ۱۷) مرزا صاحب آپ بھی اُنہیں لوگوں کے خیالوں میں غوطے کھاتے ہو۔ کیوں نہیں مسیح کی عبادت پر غور کرتے۔ اُس نے اس بات پر کلام نہ فرمایا تھا کہ توریت میں مظلوم کو حکام کے ذریعہ چارہ جوئی کرنے کی کوئی ہدایت نہیں اس لئے میں یہہ ہدایت کرتا ہوں بلکہ اُس نے وہی شرع توریت سے پیش کی جس کو حکام ہی عمل میں لانے کے مختار تھے اور مظلوم حق رسی کے لئے اُن سے فریاد کرسکتا تھا (دیکھو استثنا ۱۷: ۸-۱۳) اور اُس حکم کے علاوہ یا برخلاف بیان کرنا نہیں چاہا ہو جیسا آپنے گمان کیا ہو۔ آپنے ساری تقریر بے جا کی ہو۔ اول یہہ جانو کہ خداوند نے اس بیان میں اُس شرع کی طرف رجوع کروایا ہو جو اگلوں سے کہی گئی تھی مگر برعکس اس کے لوگ خود ہی انتقام لینا جایز کئے ہوئے تھے۔ اور قاضیوں تک جانے کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ اور یوں شریعت کے حکم کو ٹالتے تھے۔ پس مسیح خداوند نے ایسی نفسانی آزادگی کو روکا ہو۔ اور دوسری بات یہہ سمجھو کہ جس طرح کل تعزیرات کا منشا یہہ ہوتا ہو کہ ظالم آیندہ ظلم کرنے سے روکا جاوے اور ایسا ہی مظلوم بھی۔ اُسی طرح توریت کا یہہ حکم کہ حکام کے ذریعہ انتقام لیا جاوے ظلم کو روکنے اور فریقین کو سد مارنے کی غرض رکھتا ہو اس پر خداوند فرماتا ہو کہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ ایسے ایسے نقصان کی برداشت کرنا تو یہہ بھی

قانونی منشا کو ایک اور طرح سے پورا کرنے کی ہدایت ہو یعنی برداشت کے ساتھہ۔ مرزا صاحب یہہ معاملہ تو بالکل صاف تھا آپنے اُس کو خواہ مخواہ بگاڑا۔ یہہ برداشت اُس قصاص کی نوبت کو روکنے والی ہو۔

میرے اِس فیصلہ سے آپکا سارا گندہ اور ناشائستہ اور غلط اظہار جو صفحہ ۴ پر کرتے ہو غلط ٹھہرا۔ اور مسیح کی عبارت بے ربط نہیں ہو بلکہ ایک صاف حکم ہو۔ مگر آپ کو یاد رہے کہ اِن ہدایتوں سے مسیح خداوند نے کسی اخلاقی قانون کو موقوف نہیں کر دیا اور قانون قصاص جیسے حکم کے متعلق ہو اور اس مذکور سے اُس نے اُس کا منشا رقایم رکھا ہو۔ یہودیوں میں قصاص کی وہ خاص صورت تھی جو مسیح نے ملفوظہ پیش کی ہو اور مسیحی قوموں میں بھی اُس ملکی قانون کا منشا رقایم رکھا جاتا ہو یعنے خطا کے مناسب عوض دینا۔ اور وہ بھی حکام کے ذریعہ سے۔

قولہٗ۔ پھر پادری ٹھاکر داس صاحب نے جب دیکھا کہ انجیل کی یکطرفہ تعلیم پر درحقیقت عقل اور قانون قدرت کا سخت اعتراض ہو تو ناچار ایک غرق ہونے والے کی طرح قرآن شریف کو ہاتھہ مارا ہو تا کہ کوئی سہارا ملے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ قرآن جیسی کتاب میں بھی اُس کی یعنے انجیل کے حکم کی تعریف کی گئی ہو۔

اقول۔ مرزا صاحب یوں کہا ہو تا کہ ایک غرق ہونے والے کی طرح ایک تنکے کو ہاتھہ مارا ہو۔ آپ کا میری نسبت یہہ خیال کرنا درست نہیں ہو۔ کیونکہ میں نے انصاف کی نظر سے قرآن کی اچھی بات کو اچھا کہا ہو اور ایسا ہی دیگر مذہب والوں کی اچھی باتوں کو اچھا کہا ہو۔ اور اس سے میرا مطلب یہہ تھا کہ اگرچہ گناہ نے قدرتی انسان کے ہوش بگاڑ دئے ہیں پھر بھی انجیل کی نیک تعلیم کے لوگ قایل رہے ہیں۔ اِس میں قرآن کا سہارا ڈھونڈھنے کی کوئی حاجت نہ تھی۔ غرض صرف یہہ تھی کہ وہ کتاب جو انتقام اور خونریزی سے بھری ہو اس میں بھی

یہہ نیک تعلیم مانی گئی ہو۔ اور جیسا کہ میں نے غیر قوموں میں اِس کی تعلیم کا پایا جانا بتلایا تھا اُس کی چند مثالیں دیتا ہوں تا کہ سہلا یکطرفہ نہ رہے دو طرفہ ہو جاوے۔

کانفوشس کا قول ”جو کچھ تم نہیں چاہتے کہ تمہارے ساتھہ کیا جاوے وہ تم بھی دوسروں کے ساتھہ نہ کرو“۔

ارسطو سے پوچھا گیا کہ ہم اپنے دوستوں کے ساتھہ کس طرح پیش آویں۔ جواب دیا کہ ”جیسا ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے دوست ہمارے ساتھہ پیش آویں“۔

سقراط کا قول ”کیا ہم یقین جانیں کہ جو کوئی بے انصافی کے کام کرتا ہو اُس کے لئے بے انصافی ایک بُری اور بے عزتی کی بات ہو؟“ ”ہاں“۔ ”پس کیا نہ چاہئے کہ ہم نقصان کریں؟“ ”بے شک نہ چاہئے“۔ ”جب ہمارا نقصان کیا جاتا ہو تو اُس کے عوض میں نقصان نہ کریں جیسا بہتیرے گمان کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں نہیں چاہئے کہ کسی کا نقصان کریں۔ اس لئے ہمیں نہ چاہئے کہ بدلا لیویں یا کسی سے بدی کے عوض بدی کریں گو اُس نے ہم سے کیسی ہی بدی کی ہو“۔

اس سے یہہ نہ سمجھا جاوے کہ قدیم اقوام میں عداوت رکھنا اور بدلا لینا موقوف تھا۔ نہیں۔ بدلا لینا عام رواج تھا اور فرض سمجھا جاتا تھا۔ اور انتقام لینے کی تاریکی میں صبر کرنا صرف روشنی کی چھوٹی چھوٹی کرن کا زور رکھتا تھا۔ اور یہی حال قرآن کا ہو۔ پس میرا یہہ مدعا ظاہر ہو کہ باوجود نفسانی تقاضوں کے جن کو لوگ فطرتی سمجھتے رہے ہیں وہ اصلی اور سچا فطرتی قانون مرقومہ متی ۷: ۱۲ میں آدم سے داد دیتا رہا ہو۔ مگر روح القدس کی تاثیر کے بغیر عموماً زورمند نہوا۔

قولہٗ۔ پھر ایک آیت کا غلط ترجمہ پیش کرتے ہیں کہ اگر بدلا دو تو اس قدر بدلا دو جس قدر تمہیں تکلیف پہنچی اور اگر صبر کرو تو یہہ صبر کرنے والوں کے لئے بہتر ہو۔ اور اِس آیت سے یہہ نتیجہ نکالنا چاہتے ہیں کہ گویا یہہ انجیلی تعلیم کے موافق ہو مگر یہہ کچھہ تو اُن کی غلطی اور کچھہ شرارت بھی ہو۔ غلطی اس وجہ

سے کہ یہہ لوگ علم عربیت سے محض ناواقف ہیں۔ اور شرارت یہہ کہ آیت صریح بتلا رہی ہو کہ اس میں انجیل کی طرح صرف ایک ہی پہلو درگذر اور عفو پر زور نہیں دیا گیا بلکہ انتقام کو تو حکم کے طور پر بیان کیا گیا اور عفو کی جگہہ صبر کا لفظ ہو۔ … ناظرین سوچ لیں کہ اس آیت کا صرف یہہ مطلب ہو کہ ہر ایک مومن پر یہہ بات فرض کی گئی ہو کہ وہ بقدر انتقام لے جسقدر اُس کو دکھہ دیا گیا ہو لیکن اگر وہ صبر کرے یعنے سزا دینے میں جلدی نہ کرے … یعنے سزا دینے کی طرف جلدی نہ دوڑیں اول خوب تحقیق اور تفتیش کریں اور خوب سوچ لیں کہ سزا دینے کا محل اور موقعہ بھی ہو یا نہیں۔ پھر اگر موقعہ ہو تو دیں ورنہ رک جاویں۔

اقول۔ مرزا صاحب میری کوئی غلطی نہیں ہو میں نے اپنا ترجمہ پیش نہیں کیا تھا لیکن شاہ عبدالقادر صاحب کا ترجمہ اور سیل صاحب کا انگریزی ترجمہ اس کے مطابق ہو۔ اور مجھے تو آپ نے جو جی میں آیا کہہ دیا مگر آپنے کوئی اپنا ترجمہ پیش نکیا اور صرف اپنی تفسیر اُس آیت کی پیش کر دی ہو۔ اور مجھے افسوس ہو کہ آپکی تفسیر سے قرآن میں سے رہا سہا صبر بھی خارج ہوا۔ اور صبر کے معنے آپنے سزا دینے کے کئے ہیں مگر ذرا ٹھہر کر۔ تا کہ سزا دینے کا محل اور موقعہ سمجھہ لیں۔ جائے غور ہو کہ اگر سزا دینے کا محل قایم نہ ہو تو سزا ناجایز ہو اور صبر مجبوری ہوا اور کسی نقصان پانے کے سبب نہوا۔ اس حال میں صبر کے معنے جو آپنے کئے ہیں غلط ہیں۔ کیونکہ جب نقصان ثابت نہیں تو صبر اور عفو کا فخر بیجا ہو۔ لیکن بموجب آپکی تفسیر کے اگر محل اور موقعہ ثابت کر لیوے تو سزا دینی چاہئے اور رکنا نہ چاہئے یہہ فرض ہو۔ اسی کا نام آپنے صبر رکھا ہو۔ معلوم نہیں آپ سچ کہتے ہیں یا قرآن۔ اور یہہ صبر وہ صبر نہوا جو انجیل میں فرمایا گیا ہو۔ کیونکہ اُس کی رو سے نقصان اُٹھا کر دوسرے کا نقصان نہ کرنا صبر ہو۔ پس مرزا صاحب قرآن میں انتقام ہی انتقام رہگیا اور عفو کا محل اور موقعہ کوئی نہ رہا۔

اور پوشیدہ نہ رہے کہ سیل صاحب انگریزی ترجمہ قرآن



کے حاشیہ پر اس آیت کی تفسیر میں متقدمین کی روایت لکھتے ہیں کہ "یہہ آیت مدینہ میں نازل ہوئی تھی اور موقعہ اُس کا جنگ اُحد میں حمزا (چچا محمد صاحب) کا مارا جانا تھا - کافروں نے اُس کی انتڑیاں نکالڈالنے اور کان اور ناک کاٹ لینے سے اُس کی لاش کی بے حرمتی کی تھی اور جب محمد نے دیکھا اُس نے قسم کھائی کہ اگر خدا نے مجھے فتح بخشی تو قریش کے ستر (یا تیس) آدمیوں پر ان بے رحمیوں کا بدلا نکالوں گا - لیکن ان الفاظ کے ذریعہ سے وہ اپنی قسم کو پورا کرنے سے منع کیا گیا تھا - اور اُس کے مطابق اُس نے اپنی قسم توڑدی" مرزا صاحب کی تفسیر کے مطابق محمد صاحب پر فرض تھا کہ اپنے خون کی پیاس ضرور بجھاتے - اور اس سے یہہ بھی ظاہر ہو کہ ہدایت صبر کرنے کی صرف محمد صاحب کو ایک خاص حالت میں کی گئی تھی نہ کہ ہر مومن کو - اور سیل صاحب بیضاوی سے یہہ بھی حوالہ دیتے ہیں "اس جگہہ قرآن خاصکر محمد کی طرف اشارہ کرتا ہو" +

قولہ خدا کے کلام اور خدا کی کلام کا کامل معانقہ قرآن نے ہی کرایا ہو توریت نے سزاؤں پر زور دیا تھا . . . . اور انجیل پر عفو اور درگذر کی تعلیم ہوئی مگر یہہ تعلیم نفس الامر میں عمدہ نہ تھی بلکہ نظام الہی کی دشمن تھی . . . . اگرچہ انجیل کی تعلیم بالکل نکمی اور سراسر ہیچ ہو لیکن حضرت مسیح اس وجہہ سے معذور ہیں کہ انجیل کی تعلیم ایک قانون دایمی اور مستمر کی طرح نہیں تھی بلکہ اُس محدود ایکٹ کی طرح تھی جو مختص المقام اور مختص الزمان اور مختص القوم ہوتا ہو - (صفحہ ۱۰ اور ۱۱ میں اسی کے متعلق مکرر وہی باتیں واہی طور پر لکھی ہیں) -

اقول - یہہ بات غلط ہو کہ توریت نے صرف سزاؤں پر زور دیا تھا - سزا دینا اُن کے حکام کے اختیار میں رکھا گیا تھا اور توریت میں اُن کی ہدایت کے لئے قوانین فرمائے گئے تھے - مگر لوگوں میں باہمی برتاؤ کا اصلی قانون اور ہدایت یہہ تھی احبار ۱۹ : ۱۸ - اپنی قوم کے فرزندوں سے بدلا مت لے اور نہ اُن کی طرف سے کینہ رکھہ - بلکہ تو اپنے بھائی کو اپنی مانند پیار کر - میں خداوند ہوں" پھر امثال ۲۰ : ۲۲ "تو مت کہہ کہ میں بدی کا بدلا لوں گا پر خداوند کا انتظار کر کہ وہ تجھے بچاویگا" پھر غیروں کے ساتھہ برتاؤ کی یہہ ہدایت ہو - خروج ۲۳ : ۴ - ۵ - ۹ - "اگر تو اپنے دشمن کے بیل یا گدھے کو بیراہ جاتے دیکھے تو ضرور اُسے اُس کنے پہنچائیو" وغیرہ" اور مسافر کو بھی تصدیع مت دیجئیو" وغیرہ (اور دیکھو استثنا ۲۴ : ۱۴ - ۲۲) پھر امثال ۲۵ : ۲۱ - ۲۲ - "اگر تیرا دشمن بھوکھا ہوئے روٹی کھانے کو دے اور اگر وہ پیاسا ہوئے پانی پینے کو دے" وغیرہ +

باقی آیندہ

راقم
جی - ایل - ٹھاکر داس
از گوجرانولہ

هوالله المسیح

بحث در پرتاب گڈہ بلیہا ء

درمیان

حکیم مولوی عباد حسین صاحب لکھنوی امامی و مولوی شاہ ابوصالح صاحب مضطر مسیحی حضرات - ہم لوگ جب اس دورے میں بلیہا پرتاب گڈہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ ہر سال اس مقام پر حکیم صاحب موصوف مسیحیوں سے ایسی چھیڑ کرتے ہیں جس سے کام میں نقصان ہوتا ہو اور ہر مسیحی کو قایل کرنیکا علمی طور پر دعوی رکھتے ہیں - ہمارے پرنسپل جناب پادری بیکٹ صاحب نے پہلے ۵ جنوری کو دو شخصوں کو جو محمدیوں سے نکلے ہیں حکیم صاحب موصوف کے پاس گفتگو کو بھیجا مگر کچھ خاص بات و نتیجہ معلوم نہیں -

پھر ۶ تاریخ کو جناب پادری صاحب موصوف و مولوی شاہ ابوصالح صاحب مضطر اور چند دیگر صاحبان کھڑے کر گئے اور گفتگو خود ہی پہلے یوں شروع کی :-

محمدیوں اور مسیحیوں میں ایک بہت بڑا فرق تثلیث کی سمجھ کا ہو کیونکہ محمد صاحب نے یہہ خیال کیا ہو کہ مسیحی کلیسیا کا اعتقاد تثلیث کے بارے میں خدا اور مسیح اور مریم کو تین خدا جاننا ہو -

حکیم صاحب نے کہا :- یہہ غلط ہو ایسا کہیں بھی نہیں ہو +

پادری صاحب :- قرآن میں ایسا مذکور ہو کہ مریم کو اور مسیح کو نصاریٰ دو خدا جانتے ہیں سوائے خدا کے +

حکیم صاحب :- ایسا ہرگز نہیں ہو - قرآن میں کہاں ہو دکھائے +

پادری صاحب :- میں تو عربی نہیں جانتا جو عربی قرآن میں دکھا سکوں لیکن یہہ انکار آپ کا بالکل نئی بات ہو +

حکیم صاحب :- یہی تو ہو کہ آپ لوگ غیر صحیح الزامات غیر مذاہب پر دہرتے ہیں اور آپکے یہاں لوگ جہالت سے جو چاہتے کہتے ہیں +

پادری صاحب :- اگر آپ اجازت دیں تو ہمارے ساتھہ یہہ چند لوگ ہیں جو محمدیوں میں سے آئے ہیں اور ذی علم ہیں اُن میں سے ایک آپسے اس میں بات کرے +

حکیم صاحب :- اچھا ثبوت میں آیت قرآنی نکلوئیے

پادری صاحب :- نے شاہ ابوصالح صاحب مضطر سے کہا کہ نکالو +

شاہ ابوصالح :- واذ قال الله یعیسی ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰهین من دون الله ط (پارہ ۷ المایدہ ع ۱۶) یعنی جب الله پوچھے گا کہ اے عیسی بن مریم کیا تو نے لوگوں سے کہدیا کہ تم مجھے اور میری ماں کو دو معبود سوائے الله کے مانو +

حکیم صاحب :- نے پادری صاحب سے کہا کہ اس سے آپکا دعوی ثابت نہیں ہوتا +

تب شاہ ابوصالح صاحب نے پادری صاحب سے

گفتگو کی اجازت چاہی اور پائی +

شاہ ابو صالح :- جناب حکیم صاحب - پادری صاحب کا یہہ دعوی ہے کہ محمد نے ایسا خیال کیا کہ مسیحی کلیسیا میں تثلیث کا اعتقاد خدا اور مسیح اور مریم کو تین خدا سمجھنا ہے جس کے ثبوت میں منجملہ آیات قرآنی کے ایک یہہ آیت میں پیش کرتا ہوں کہ -

واذ قال اللہ ..... اللہ

حکیم - اس سے یہہ کہاں ثابت ہے کہ مریم کو خدا جاننے کا مسیحی اعتقاد بتایا ہے اور تثلیث کا ایک خدا سمجھا ہے +

شاہ - کیا آپ اس معنی سے انکار کرتے ہیں ؟ -

حکیم - میں انکار نہیں کرتا بلکہ طالب دلیل ہوں +

شاہ - طالب دلیل دو سببوں سے کسی ایک کے سبب ہوتا ہے - ایک تو یہہ کہ اُس بات سے منکر ہو - دوسرے یہہ کہ وہ اُس کی صحت کے شک میں ہو - تو آپ کس سبب سے طالب دلیل ہیں - +

حکیم :- میں منکر ہوں +

شاہ - للہ الحمد کہ آپنے خیر انکار ہی سے تو انکار کیا اب دلیل سُنئے کہ چونکہ اولاً قرآن سے یہہ ثابت نہیں ہوتا کہ کوئی پیغمبر و نبی قیامت کے دن کسی ایسے فعل و امر کی نسبت پوچھا جاویگا جو اُس کے یا اُس کی امت کے نہوں - ثانیاً حق جلشانہ کا کسی سے ایسے فعل کی نسبت سوال کرنا جس کا وہ شخص مرتکب نہیں بے انصافی ہے اور عدل آلہی کے باہر فعل - ثالثاً کبھی کوئی کسی کی بات کو نہیں مانتا جب تک اُس کا معتقد و مطیع نہو - اور کوئی امر رسول پر نہ چلا جب تک اُس کا تابعدار نہو لیا - رابعاً قرآن میں جہاں جہاں محمد نے مسیحی اعتقاد کی نسبت ذکر کیا ہے وہاں تین معبود کا سمجھنا بتایا ہے یعنی دو معبود علاوہ اللہ تعالی کے خامساً اہل اسلام کے مفسرین و ائمہ و مجتہدین و محدثین نے مسیحیوں کا ایسا ہی اعتقاد ہونا تثلیث کی نسبت بتایا ہے

گرچہ بعضوں نے اور بھی خیالات ضم کئے ہیں +

اس لئے جب اُس مقام پر قرآن میں یہہ ہے کہ " و اذ قال اللہ الخ ۔ جب اللہ تعالی عیسی بن مریم سے (قیامت میں) پوچھیگا کہ کیا تو نے لوگوں سے کہدیا تھا کہ مجھے اور میری ماں (مریم) کو سوائے اللہ کے دو معبود جانو - اور عیسی جواب دیگا کہ اے خدا - برتر ہے تیری ذات - میں ایسی بات کیوں کہتا جو میرا حق نہیں اگر میں کہتا تو جان لیتا " تو معلوم و ثابت ہوتا ہے کہ محمد نے یہہ نصاریٰ ہی کا اعتقاد سمجھا اور ظاہر کیا ہے ورنہ عیسی سے ایسا سوال ہونے کا ذکر نہیں ہوتا - اور اتخذونی وامی الٰہین سے مریم کا خدا سمجھنا ظاہر کیا ہے کیونکہ الٰہین تثنیہ موجود ہے جس کی ضمیر دو فرد یعنی (جو اتخذونی کی یائے متکلم واحد کی ضمیر سے عیاں ہے) اور مریم (جو امی سے بیان ہے) کی طرف راجع ہے - اور یہہ دو الہ من دون اللہ کے ساتھ مذکور ہیں +

حکیم :- نصاریٰ کس لفظ سے نکلتا ہے مستدل اپنی دلیل قرآن سے پیش کرے +

شاہ :- نصاریٰ کا مفہوم لفظ للناس سے نکلتا ہے - (انت قلت للناس اتخذونی وامی الٰہین) دلیل قطعی اس کی یہہ ہے کہ جب حق تعالی مسیح سے قیامت میں یہہ سوال کرے گا کہ کیا تو نے ان لوگوں سے کہدیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو معبود سوائے اللہ کے جانو - تو ضرور اُنہیں لوگوں کی نسبت پوچھے گا جو مسیحی ہوں اور جو مسیحی ہیں وہی نصاریٰ کہلاتے اور نصاریٰ ہی مسیح کو معبود و الہ جانتے ہیں +

حکیم :- پادری صاحب نے جو مسیحی کلیسیا کے اعتقاد میں مریم کا خدا ہونا بتایا ہے یعنی تثلیثی خدا اُس کا ثبوت دیجئے -

شاہ :- پادری صاحب نے مسیحی کلیسیا کے اس اعتقاد کے ہونے کا اپنا دعوی نہیں کیا بلکہ محمد کا خیال جو قرآن سے ظاہر ہوتا ہے بیان کیا - اصل دعوے کو ملاحظہ کیجئے +

حکیم :- یہہ معنی جو اس آیت کے آپ ثابت کرتے ہیں

کسی نے نہیں مانا ہے اور نہ اہل اسلام سے کوئی مانیگا -

شاہ :- بہر کیف جو معنی میں نے کہے اُس کا ثابت ہو جانا تو آپ تسلیم کرتے ہیں - اور اہل اسلام سے کوئی مانے یا نہ مانے آپ نے تو مان لیا - جو میری بلکہ ہم مسیحیوں کی غرض تھی - علاوہ بریں یہہ دعوی آپ کا کہ اس معنے کو کسی نے نہیں مانا غلط ہے کیونکہ دیکھئے تفسیر بیضاوی و مدارک و بغوی و ابن کثیر و کبیر و ابن مسعود و فتح اللہ کاشی و عبد الرحمن و ترجمان القرآن وغیرہ کتب کو +

حکیم :- اگر ان کتب میں اس مطلب کو مانا ہو تب -

شاہ :- اولاً تو آپ خود شک میں ہیں - کہ جملہ انشائیہ فرماتے ہیں - اور یقین شک پر غالب ہے - ثانیاً یہہ کہ ضرور سب نے مانا ہے جس کا مجھے یقین ہے - ثالثاً یہہ کہ نہ ماننا تعصباً ہوگا ورنہ میں نے ثابت کر دیا اور آپنے تسلیم بھی کیا حتی کہ کوئی دلیل قاطع اس دعوے کے غلط ہونے پر آپ نہیں لا سکتے +

اُس کے بعد بحث موقوف ہوئی اور اب دیگر مسایل میں تحریری بحث جاری ہوئی ہے - کہ اپنے اپنے مکان سے تحریر کرتے ہیں +

راقم

ریاض الدین عظیم آبادی از الہ آباد

کارسپانڈنٹس

جنرل بوتھ لاہور میں

مکتی فوج کے بانی اور پیشوا جنرل بوتھ صاحب نے سات فروری کی شام کو ٹاؤن ہال لاہور میں " سوشیل مصیبتیں اور اُن کے علاج " پر ایک بڑا اور دلآویز یعنی خیز لکچر دیا - تیس سال گذرتے ہیں کہ جنرل صاحب کو غریبوں کی حالت دریافت

ۓ یہاں سے سب تحریری و طرفین کے دستخط کے ساتھ گفتگو ہوئی -





کرنے کا موقعہ ملا۔ اُنہوں نے اُن کے درمیان ایسی تنگی مصیبت برائی۔ اور بدمعاشی پائی کہ اُن کا کلیجہ پھٹ گیا۔ تب سے اُنہوں نے اُن کی حالت سدھارنے کے لئے اپنی زندگی تصدق کر دی۔ یہہ دیکھکر چند اور دوستوں نے بھی اُن کا ساتھ دیا۔ یہہ مکتی فوج کا آغاز تھا۔ آج دنیا بھر میں یہہ سب سے بڑا اور گینی زیشن ہے جسکی جنرل بوتھ کی محنت سے آج بائیس ۲۲ لاکھ آدمی اپنے خداوند کے جھنڈے تلے مرنے کو تیار ہیں۔ ان میں بارہ ہزار افسر بھی شامل ہیں۔ یہہ لوگ تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کی بائیس اخبار پندرہ مختلف زبانوں میں چھپتی ہیں۔ جن کی کل اشاعت ایک کروڑ پچاس لاکھ سالانہ ہے۔ کسی مذہبی انسٹیٹیوشن کی تاریخ میں تیس سال کا عرصہ کوئی بڑی مدت نہیں۔ پانچ سال گذرے ہیں کہ جنرل موصوف نے خاص طور پر غریبوں کی حالت دریافت کی جس سے اُن کا غم اور بھی بڑھ گیا۔ ان کی خاص مصیبتوں کو رفع کرنے کے لئے اُنہوں نے بطور تجربہ کے انگلستان اور دیگر ممالک میں قریباً ایکسو بہتر ۱۷۲ انسٹیٹیوشن قائم کئے ہیں جن میں ہر طرح کے یتیموں۔ غریبوں۔ بیواؤں۔ بیکسوں لاچاروں۔ مظلوموں اور تائب بدمعاشوں کی خبرگیری کی جاتی ہے اور علاوہ ازیں تجربتاً غریبوں کی ایک بستی قائم کر رہے ہیں۔

جنرل صاحب اپنے لکچر میں بیان فرماتے ہیں کہ سوشیل مصیبتیں دو قسم کی ہیں۔ اول جو بدقسمتی سے لاحق ہوتی ہیں۔ اُن بدقسمتوں کا اپنا کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ دوسرے وہ جو بداعمالی سے لوگ اپنے اوپر لاتے ہیں۔ آہ یہہ لوگ کیا ہی قابل رحم ہوتے ہیں۔ کیا یہہ وہی لوگ نہیں جن کی عموماً پرواہ نہیں کی جاتی۔ کیا یہہ وہی لوگ نہیں جن کی فکر خاص طور پر کرنی چاہئے۔ ان لوگوں کی خوش قسمتی سے مکتی فوج اُٹھی اور ان کا ہاتھ پکڑکر اُن کو سیدھا کھڑا کرنے لگی۔ بھلا اس سے بڑھکر بڑا ثبوت کیا ہو سکتا ہے کہ پندرہ مختلف گورنمنٹیں مکتی فوج کو سرکاری امداد دیتی ہیں۔ کیونکہ اُن کے ذریعے سے ہزارہا بدمعاش اپنی بدکرداری سے باز آئے۔ بلکہ یہاں تک کہ اُن جگہوں میں قیدیوں کی تعداد کم ہو گئی ہے۔ کس سوسائٹی نے کبھی کوشش کی کہ چکلے کی عورتوں کے درمیان انجیل کی بشارت سنائی جائے۔ کیوں ناظرین اُن کے لئے خداوند مصلوب نہیں ہوا۔ یا خداوند کا ہاتھ ایسے بڑے گنہگاروں کے لئے کمزور ہے؟ دیکھئے مکتی فوج کی محنت سے بائیس ہزار بدچلن عورتیں پاکیزہ زندگی بسر کر رہی ہیں۔ اور اپنے خداوند کی تعریف گا رہی ہیں +

سوشیل سکیم

کا خلاصہ یہہ تھا کہ گورنمنٹ سے غیر آباد جگہہ لی جائے۔ اور جن جن جگہوں میں آبادی گنجان ہے اور کسان تنگ حال ہیں وہاں سے کسانوں کو لاکر اس زمین پر آباد کیا جائے۔ ہر ایک خاندان کو دس ایکڑ زمین دی جائے۔ جھونپڑیاں وغیرہ بھی بنوا دی جائیں۔ مویشی و دیگر آلات نیز مہیا کئے جائیں۔ پہلے پانچ سال تک سرکار معاملہ زمین نہ لے۔ دوسرے پانچ سال میں آدھا۔ اور بعد اس کے پورا۔ اس عرصہ میں جو کچھ کسانوں پر خرچ ہووے۔ وہ اُسے رفتہ رفتہ ادا کرتے جائیں اُن بستیوں میں مکتی فوج کے آدمی رہیں گے جو لوگوں کو زراعت کے نئے نئے تجربے سکھاتے رہیں گے۔ اور اُن کی ہر طرح کی خبرگیری رکھیں گے +

۲۔ زراعتی سکول کھولے جائیں جن میں لڑکوں کو علم زراعت کی پوری پوری تعلیم دی جائے +

۳۔ اور پھر ایک ولیج بنک (دیہاتی بنک) قائم کیا جائے اور اُس کے کارکن اور حصہ دار گاؤں کے لوگ ہی ہوں گے اگر یہہ لوگ ایک روپیہ دیں تو مکتی فوج نو روپیہ دیگی۔ اُس کے حصہ داروں میں سے جس کسی کو ضرورت ہو اس بنک سے قرض لے جس پر اُسے پانچ روپیہ فی صدی سود دینا ہوگا۔ پولیٹکل اکانومی کے رو سے کریڈٹ (Credit) بڑھے گا۔ اور کسان ساہوکاروں کے ظلم و فریب سے بچیں گے۔ آج اسی پر اکتفا کرتا ہوں کبھی فرصت کے وقت اس سکیم پر ایک الگ مضمون نذر ناظرین کرونگا +

راقم
مسیحی

واقعات اور آرائیں

نو ایجاد گھڑی

دنیا کے عجائبات میں سے ایک نہایت عجیب و غریب نو ایجاد روسی گھڑی ہے جس کو ایک روسی شخص مسمی گولڈ فیڈن نے بڑی محنت کے ساتھ تیار کی ہے یہہ گھڑی صورت میں ریلوے سٹیشن کی طرح ہے اس کے بنانے میں ۵ سال ۹ ماہ صرف ہوئے ہیں اس گھڑی میں ریلوے سٹیشن و ریل گاڑی کی کل چیزیں نظر آتی ہیں۔ ہر پاؤ گھنٹے کے بعد سٹیشن پر غل مچنا شروع ہوتا ہے پس فوراً ٹیلیگراف ماسٹر و سگنیلر اپنی اپنی جگہوں پر جاکر تار کھٹکھٹانے لگتے ہیں سٹیشن ماسٹر اور اس کے مددگار پلیٹ فارم پر کھڑے نظر آتے ہیں اور قلی لوگ سر پر بوجھ رکھے ہوئے مسافروں کے پیچھے ریل کی انتظاری میں کھڑے دکھلائی دیتے ہیں اتنے میں ریل گاڑی ایک پل سے نکل کر چبوترے کی طرف آکر کھڑی ہو جاتی ہے اور مسافروں کو لیکر ۲ منٹ بعد پھر ایک دوسرے پل کی جانب سے غائب ہو جاتی ہے۔ ہر پاؤ گھنٹے کے بعد یہی واقعہ نظر آتا ہے دیکھا چاہئے کہ یہہ گھڑی ہندوستان میں بھی آتی ہے کہ نہیں اور اس کی قیمت کا ابتک کچھ ٹھیک حال ظاہر نہیں ہوا ہے +

پادری اسٹنٹن صاحب کی آمد

سنا جاتا ہی کہ پادری اسٹنٹن صاحب بجائے ڈاکٹر فلپ صاحب مرحوم کے جنرل سکرٹری کے عہدہ کے لئے ہندوستانی سنڈے سکولوں کی طرف سے ہندوستان میں بھیجے گئے ہیں اُنکی آمد کی انتظاری بہت کی جا رہی ہی کیونکہ صاحب موصوف اس کام کے انجام دینے کے لئے ایک نہایت ہی لائق شخص ہیں اور ہندوستانی مسیحی جنہوں نے صاحب کو پیشتر دیکھا ہی وہ اُنکی اوصاف سے بخوبی آگاہ ہیں کیونکہ صاحب کی طبیعت بالکل ہی بچوں کی سی ہی اور بائیبل کا سکھلانا اور اُس کے مضمون و مطلب کو بچوں و جوانوں کے دلوں میں پُرتاثیر بنانا صاحب کا خاص کام ہی اُمید ہی کہ خداوند مسیح سنڈے سکولوں کی بہتری و ترقی کے لئے اُن کو بہت جلد ہندوستان میں بخیریت تمام پہنچا ئیگا ؞

مسز بسنٹ

آجکل شہر کلکتہ میں مقیم ہوکر متفرق مضامین پر لکچر دے رہی ہیں حاضرین میں سے ایک شخص نے بیان کیا کہ اُن کے لکچر کا ایک نرالا ڈھنگ نظر آتا ہی کہ اپنے مضمون کے شروع میں وہ ہندو و بودہ مت کی تصنیفاتوں میں سے چند بابوں کو پڑھتی ہیں تاں لب اپنی بے وقوفی کے خیالات کو مکمل و تاثیر بخش بنانے کے لئے نئے عہد نامہ سے آیتیں منتخب کر کے درس دینا شروع کرتی ہیں اس میں مسز موصوفہ کی بڑی بیوقوفی و نادانی ظاہر ہوتی ہی کہ وہ اپنے مُردے و بے جان خیالوں کو مقدس انجیل کے پاک حوالوں کے ساتھ پائیدار بنانے چاہتی ہیں چاہئے کہ سامعین ایسی جھوٹی تعلیموں سے خوب پرہیز رکھیں کیونکہ روشنی کو تاریکی سے کیا نسبت انجیل کی خوبیوں کا بیان کرنا تاریکی کے فرزندوں کو زیبا نہیں دیتا ؞

ٹمپرنس میٹنگ

سر ڈبلیو ریچرڈسن صاحب ٹمپرنس میٹنگ کے ممبروں میں سے ایک خاص و مشہور شخص ہیں جن کی کوشش و محنت کے وسیلہ قریباً ۳۰۰۰ ہزار آبکاری کی دوکانیں بند ہوگئیں اور ملک انگلینڈ کے ہزارہا اشخاص اپنی بُری عادتوں کو چھوڑ کر خداوند مسیح کا جلال اور اپنی بہتری ظاہر کر رہے ہیں ؞

یونین میٹنگ

اس خبر کے سننے سے ہم بہت خوش ہوئے کہ انڈین یونین کرسچن میٹنگ کے قایم کرنے کے لئے ایک عمدہ انتظام انگلینڈ میں کیا گیا ہی اس میٹنگ کے زیادہ ممبر کا وہ لوگ ہیں جو ہندوستان سے واپس جا کر فی الحال ولایت میں مقیم ہیں اور اُمید کی جاتی ہی کہ اس کی ترقی روز بروز بڑھتی جائے گی ؞

حضور ملکہ معظمہ کے ہندوستانی ملازم

انگلستان کی ایک سوسائٹی کے رسالہ میں ایک نامہ نگار نے مندرجہ ذیل واقعات بیان کئے ہیں ؞

حضور ملکہ معظمہ کے ہندوستانی ملازموں میں سے ایک شخص فی الحال مختصر رخصت فرلوے کر واپس آیا ہی جو ہندوستان کو اپنے اہل عیال کے دیکھنے کے لئے گیا تھا۔ اور مجھکو معلوم ہوا ہی کہ ایک اور ملازم بھی عنقریب اسی حیثیت سے جانے والا ہی اور چند ہفتہ کے بعد حضور ممدوحہ کا ہندوستانی منشی بھی مشرق کو جانے والا ہی۔ مجھکو قطعی طور پر یقین دلایا گیا ہی کہ اول درجہ ان میں سے ایک شخص کی تو تین بیبیاں ضرور ہی پائی جاتی ہیں۔ اس معاملہ میں حضور ملکہ معظمہ نے کبھی یہہ اصرار نہیں فرمایا کہ حضور ممدوح کی عملداری کے بعض حصہ جات میں شادی بیاہ کے جو دستورات تسلیم کئے جا چکے ہیں اُن کی مخالفت کیجائے۔ حضور ممدوحہ صرف اس بات کی تاکید رکھتی ہیں کہ جب کوئی مشرقی شخص حضوری میں آئے تو اس کی صرف ایک بی بی اُس کے ساتھ ہوا کرے۔ لیکن خاص اپنے ذاتی ہمراہیوں کی نسبت حضور ممدوحہ کا ہمیشہ یہہ حکم ہی کہ وہ مجرد رہا کریں۔ اور وقتاً فوقتاً تھوڑے تھوڑے زمانہ کے بعد اپنے اہل و عیال میں ہو آیا کریں۔ فی الحال مشرقی اطعمہ کے محکمہ میں ایک نیا ہندوستانی باورچی ملازم ہوا ہی ؞

روسی اخباروں کا کانگرس

دار السلطنت روس کے سر برآوردہ اور نامی مالکان و اڈیٹران اخبارات نے صوبجات کے اخباروں کے خاص خاص قایم مقاموں کی شرکت و اتفاق سے قرار دیا تھا کہ آیندہ سال مقام نجنی نوو گروڈ (نازنین نوگرو) میں عین اس موقع پر جب روس کے اُس پُرانے شہر کا میلہ منعقد ہوتا ہی اور اُس میں تمام شہر کی صنعت و حرفت کی چیزیں فراہم ہوتی ہیں۔ ایک کانگرس منعقد کی جائے۔ روسی اخباروں کا یہہ پبلک اور عام جلسہ غالباً ماہ جولائی آیندہ میں منعقد ہوگا۔ اور اس کوشش سے سلطنت روس کے وزیر صیغۂ داخلہ نے اتفاق کر کے اسکی منظوری اور تائید کی ہی۔ آج کے دس برس پیشتر روس کے اخباروں میں سے کسی کو خواب میں بھی ایسی تجویز کے خیال کرنے کی جرات نہ ہوتی اور اب جو کمیٹی مذکور سے وزیر صیغہ داخلہ نے اتفاق کیا ہی۔ اور اس کی تائید کرنے کا وعدہ کیا ہی تو اس سے ثابت ہوتا ہی کہ روس میں آزادی کو ترقی ہی۔ اور طبقہ اخبارات کی قوت تسلیم کی گئی۔ اس جلسہ میں جو مسایل اور مباحث پیش ہونگے اُن کا پروگرام طیار ہو رہا ہی منجملہ دیگر تجویزات کے جن پر اس کانگرس میں توجہ ہوئی ایک امر یہہ بھی ہی کہ اخبارات کی ایک آنریری عدالت۔ ایک طرح کی نیم پرائیویٹ کچہری اہل پیشہ کی قایم ہوگی۔ جس کے روبرو تمام وہ تنازعات

اور مسائل پیش ہوں گے جو مختلف اخبارات اور نامہ نگاروں کے مابین ہوا کریں گے۔ اور وہ سب پنچایتی فیصلہ کے لئے اس آنریری عدالت کی سماعت میں لائے جائیں گے۔

یہہ تجویز بمنظر مصلحت اندیشی اخباروں کی بہبودگی کے خیال سے قایم ہوئی ہے۔ اور اُمید ہے کہ اس میں کامیابی حاصل ہو۔ روسی اخبار اکثر اس امر کی جانب مایل رہا کرتے ہیں کہ ایک اخبار دوسرے پر حملہ کرے۔ اور اس باہمی اختلاف سے طرح طرح کی شکر رنجی اور عداوت پیدا ہوتی تھی۔ اس بارہ میں پریس کی سب سے زیادہ مورد الزام میں وہ اکثر یہہ کہا کرتے تھے کہ دو تین اخباروں کے کان پکڑ پکڑ کر آپس میں لڑا دیا کرتے تھے۔ اور بعد ازاں جب ان میں اختلافات اور مباحثات پیدا ہوتے تھے تو تماشہ دیکھتے تھے۔ باایں ہمہ پبلک اشخاص ایسی کارروائی سے خوش نہ ہوتے تھے۔ اور یہہ اخباروں کا کانگرس اسی کی اصلاح کے لئے قایم ہونے والا ہے اگر اس نے پھر خفیف اختلافات دور کر دیئے اور آپس میں موقع پر فیصلہ کرا دیا تو وہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ اس اخباری کانگرس کے اول پریسیڈنٹ ڈاکٹر ڈبلیو گرگوری وچیہ ہوں گے جو ایک نامی گرامی اخبار نویس اور روسی اخبارات کے خیر خواہ ہیں٭

لوہے کو کھا لینے والا کیڑا

جرمنی میں ایک خاص مقام پر ہمیشہ ریل کے حوادث ہوا کرتے تھے۔ گورنمنٹ نے تحقیقات کے لئے کمیشن بھیجی تو دیکھا گیا کہ بطرح ہاریک باریک کیڑے نیچے پائے گئے جنہوں نے سو گز تک پٹری کو کھا لیا تھا۔ اُس کے مونہہ سے ایک قسم کا عرق نکلتا تھا جو لوہے پر لگنے سے اُسے نرم اور مشک مثل اسپنج کے کر دیتا تھا۔ اور اُس وقت وہ کیڑا شوق سے اُسے کھا لیتا تھا۔ خدا کی مخلوقات کا پورا علم انسان کو ہونا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ ہزارہا سال علم ترقی کرتا جائے مگر تب بھی اُس کے سامنے ایک بعید میدان تلاش اور تحقیقات کے لئے بچھا ہوا نظر آئے گا۔ جس کے سامنے اس کی موجودہ تحقیقات بے حقیقت ہوگی٭

مُفید عام چٹکلے

(۱) نشہ افیون تھوڑی ہینگ کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے٭

(۲) بھڑ کے کاٹے پر ٹھنڈا پانی پی لو۔ مطلق تکلیف نہ ہوگی۔ نہایت مجرب ہے٭

(۳) مُرغی کے انڈے بڑھانے ہوں تو ۲ یا ۳ عدد دانہ مرچ کو چھیل کر آٹے میں ملاؤ۔ بعد ازاں گولیاں بنا کر ۵ روز تک صبح شام دانے کے طور پر دو٭

(۴) گدلا پانی صاف کرنے کا آسان طریقہ۔ ۳ عدد بادام مقشر کو پانی میں حل کر کے برتن میں ڈال دو۔ چند منٹ کے عرصہ میں پانی صاف ہو جائے گا٭

(۵) ریل کی رفتار دریافت کرنے کا نو ایجاد طریقہ۔ جب سوار ہو تو جتنے بلے ایک منٹ کی رفتار میں گذریں۔ اُس سے دو گنے میل فی گھنٹہ رفتار ہوگی٭ (بلوں سے مراد تار کے کھمبے ہیں)

(۶) گرم چائے جست کے برتن میں ہرگز نہ رکھنا۔ ورنہ نکہت پیدا ہوگی٭

(۷) عورت کا دودھ بند کرنا ہو تو یہہ ترکیب ہے۔ کہربا مٹی ۹ ماشہ۔ کافور ایک ماشہ ہر دو کو باہم پیس کر دودھ پر لیپ کرو٭

(۸) بال پیدا کرنے کی ترکیب۔ چقندر کے برگ تازہ کا پانی نکالکر جس جگہہ لگاؤ گے فوراً بال پیدا ہو جاویں گے٭

(۹) بال اُڑانے کی ترکیب۔ سفید بجھا چونا پیس کر اُس میں اُتنی ہی ہرتال ملا دو۔

بعد ازاں لیپ کرو۔ فوراً بال اُڑ جائیں گے٭

(۱۰) دافع کھٹمل۔ بچھ اور پھٹکری پانی میں حل کر کے جس جگہہ یہہ جانور ہوں چھڑک دو۔ سب کے سب فوراً ہلاک ہو جاویں گے۔ نہایت مجرب ہے٭

(۱۱) صبح خیزی۔ سونے کے وقت اپنا نام پکار کر جس وقت اُٹھنا چاہے کہہ کر سو جائے فوراً اُسی وقت آنکھ کھل جاویگی٭

(۱۲) آنکھ کا درد۔ اگر آنکھ میں درد ہو تو نیم کے پتے کا عرق اُس کان میں ڈالو جس طرف کی آنکھ میں درد نہیں۔ اگر ہر دو میں درد ہے تو دونوں کانوں میں ڈالو٭

(۱۳) چیچک کے دنوں میں بینے آجکل پانی میں نمک ڈالکر بچوں کو نہلاؤ بالکل اس مرض مہلک سے محفوظ رہیں گے نوٹ چیچک کی نسبت دریافت ہوا ہے کہ اگر جیتے جی نہ نکلے تو قبر میں ضرور نکلتی ہے٭

(۱۴) شب کوری۔ نمک سانبھر ایک حصہ۔ خالص پانی ۳ حصہ کو ملا کر سُرمچو کے ساتھ استعمال کرو۔ کل دو یا ۳ روز عمل کرنا کافی ہے٭

(۱۵) اسہال بند کرنے کے واسطے میٹھے کا چھلکہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے٭

(۱۶) ہر قسم کی پھوڑیا کا علاج۔ پہلے ہلکا سا مسہل دیا جاوے بعد ازاں لکوڈ اکسٹریکٹ آف روڈ ولکنس جمیکا سارسا پریلا ایک اونس کو ۲/۱ ۲ پانی میں حل کر لو۔ وہ خوراک صبح و شام کافی دوائی ہیں٭

(۱۷) چوتھیہ بخار کا علاج ایک پیسہ کا کارڈ لکھ کر مجھ کو اطلاع دیں٭ دوا مفت ارسال ہوگی

باقی آیندہ

الراقم

ہیم چند۔ ایم۔ لعل سینیر

سٹوڈنٹ بیرنگ ہائی سکول مقام بٹالہ

ضلع گورداسپور

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

انتظام چترال پر خرچ بہت زیادہ آئیگا بعدہ تاکید کی گئی کہ حکومت میں کفایت و تخفیف کی جاوے +

مڈل سکول پنجاب میں ڈرائنگ کی تعلیم ختیاری کی جاویگی اور انٹرنس میں لازمی ہوگی +

تجویز ہے امتحان ایل ایم ایس پنجاب کے لئے داخلہ کی قید بجائے ایف اے کے بی اے تک بڑہائی جاوے +

جودھپور میں ٹریو صاحب کا سالانہ میلہ گھوڑ دوڑ ۵ سے ۳۰ مارچ تک رہیگا +

ستارہ میں دو فوجی گورے ایک باورچی کے مار ڈالنے کے لئے پکڑے گئے - کیا ہو جائیگا +

ضلع بلگانوں میں بیراد ڈاکوؤں کا عظیم گروہ قابو سے نکل کر پہاڑوں میں منتشر ہو گیا ہے +

کئی آدمی بجرم ڈاکہ پکڑے گئے - جیوری نے بیقصور ٹھہرایا - ہائیکورٹ سے استصواب ہوا ہے +

رنگون میں بہ پلٹن ڈینامینٹ کے پھٹنے سے کئی میل تک زمین دہل گئی اور عظیم صدمہ معلوم ہوا +

زمین کے اندر ۳ فٹ گہرا لیکن ایک بڑا وسیع گڑھا پڑ گیا تھا - وجہہ حادثہ معلوم نہیں +

مدراس ہائیکورٹ میں چھٹا جج بڑھایا جاویگا جو خاص لنڈن سے بھیجا جاویگا +

مسٹر سیسل روڈز لنڈن سے روانگی کے پہلے جنوبی افریقن کمپنی کے لئے ایک تقریر کریں گے +

وہ صوبہ روڈیسیا کو ترقی دیں گے اور وہاں ریلوے کو توسیع کریں گے اور کچھ نہ کریں گے +

نچوانالینڈ کا جو حصہ ٹرانسوال سے ملحق ہے وہ کمپنی سے چھین کر شاہی قبضہ میں کیا گیا +

پریسیڈنٹ موصوف اپنے ہمراہ دیگر چند شیروں کو بھی لیجاویں گے وہیں رقم ہرجانہ کا فیصلہ ہوگا +

افریقن علاقہ ناگری نسبت انگریزی و فرنچ کمیشن نے پیرس میں اجلاس شروع کئے +

یہہ کمیشن دیگر سوالات کو بھی جو درمیان دونوں ممالک کے معرض بحث میں ہیں طے کر دیگی +

بلگیریہ پارلیمنٹ نے شاہ فرڈیننڈ کو ولیعہد کے تبدیل مذہب پر تہہ دل سے مبارک دی +

پرنس بوریس کیتھلک مذہب سے روسی مذہب گریک چرچ میں لائے گئے یہہ محض زار کے خوش کرنیکے لئے

شاہ فرڈیننڈ نے بجواب مبارکباد ایک پُردل تقریر کی جس کو سن کر سبھی ہمدردی پیدا ہوئی +

کہا کہ پرنس بوریس کے تبدیل مذہب سے خانگی رشتے ٹوٹ گئے کہ ولیعہد کو کس لئے قربان کر دیا ہے +

شاہ نے کہا کہ اب قوم کو زبان شاہی ہمدردی پر اکتفا کرنی چاہئے کہ کیسا نازک موقع ہے +

زار روس نے شاہ فرڈیننڈ کو یقین دلایا اب کچھ خوف نکریں اور روسی حمایت پر بھروسہ رکھیں

مہم اشانٹی کے تمام افسران ۱۰ فروری کو قلعہ ساحل افریقہ سے ولایت کو واپس روانہ ہوئے +

پارلیمنٹ برلن میں جرمن وزیر اعظم نے کہا ہندی ٹکسالوں کے کھلنے کی امید ابھی نہیں ہے +

بحث معاملہ سکہ پر تھی اور وزیر اعظم نے کہا ہم اصلاح سکہ میں پیش قدمی کریں گے +

لنڈن سے خبر آئی مسٹر سکسٹن صاحب بجائے مسٹر جسٹس میکارتھی لیڈر فرقہ آئرش منتخب ہوئے +

عمرا خان جندول کوئٹہ سے کراچی میں آیا اور جہاز پر سوار ہو کر روانہ حج مکہ ہوا ہے +

کلکتہ میں لاٹری ٹورنمنٹ کی فیس سے ۴۳ ہزار سے زیادہ آمدنی ہوئی ہے +

کلکتہ میں خاص زنانہ کی ہوا خوری کے لئے ایک "گول باغ" پارک بنانے کی تجویز ہے +

اسی جمعہ کو حضور لیڈی الگن نے گورنمنٹ ہوس کلکتہ میں ڈفرن فنڈ کا جلسہ کیا ہے +

مدراس کی انجمن ورزش جسمانی کے لئے زمین مفت ملی ۲۵ ہزار کا چندہ کر رہے ہیں +

بریلی میں ایک ریلوے گارڈ مسمی جیمس کو بجرم چرانے مال کے ۶ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی +

یہہ مال چندو مسی کے ساہوکار بنارسی داس نے خریدا تھا اس کو بھی قید سخت چھ ماہ ہوئی ہے +

شرقی بنگال ریلوے کے سٹیشن چراونگا پر تصادم ہو - ۳ مسافر مجروح ہوئے - ۱۰ گاڑیاں ٹوٹ گئیں +

رنگون میں ۴ ٹن ڈینامینٹ کے پھٹنے سے ۸۰ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا ہے +

۱۱ - فروری کو پرنس بھوسنگ جی تخت سنگجی بھاونگر میں مسند نشین کئے گئے +

پولیٹکل ایجنٹ صاحب مسند نشین کر ہی چکے تھے کہ پونا سے لڑکے کے فوت ہونے کی تار خبر آئی +

روسی گورنمنٹ نے قرار دیا کہ ایک رزیڈنٹ سفارتی ایجنٹ بلغاریا میں مقرر ہو +

ڈاکٹر جیمسن کے افسران ایک انگریزی جہاز میں لائے گئے وہ انسپکٹر پولیس کی تحویل میں ہیں +

ایک پولیس انسپکٹر روانہ ہوا کہ وکٹوریا نام جہاز بار برداری میں ڈاکٹر جیمس کو گرفتار کرے +

برٹش قبضہ سیلون کو ۱۲ فروری کو پورا سال ہوگا اس روز جلسہ خوشی کا کریں گے +





مضامین مفید المبتدین

چھوٹے چارلی کے خیالات

ایک چھوٹے لڑکے کے بارے میں ذکر ہو۔ کہ اس نے اپنی انجیل میں یسوع کا کچھ احوال پڑھا تھا۔ یہہ سمجھکے کہ یسوع اور اُس کے شاگرد کسی قریب کے شہر یا بستی میں ہیں۔ اس نے اپنے دل میں یہہ ٹھانا۔ کہ میں جاکر اُسے ڈھونڈوں گا۔ اور اس سے عرض کروں گا۔ کہ وہ مجھے اپنے ساتھ ٹھہرنے کی اجازت دے اور مجھے بھی اپنا شاگرد بناوے۔ یہہ ارادہ کرکے وہ ایک روز صبح سویرے اُٹھا۔ اور یسوع کو ڈھونڈھنے کے ارادہ سے نکلا۔ مگر پر اس نے اپنے والدین کے لئے اس مضمون کا خط لکھکر چھوڑا +

میرے عزیز والدین۔

میں جاتا ہوں۔ کہ یسوع کو ڈھونڈھوں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ پطرس۔ یعقوب اور یوحنا کے ساتھ اس کا شاگرد ہوں۔ میں تو بہت چاہتا ہوں۔ پر میں کچھ نہ کچھ تو ضرور اس کے لئے کر سکوں گا۔ جب وہ پیاسا ہوگا تو میں اس کے واسطے پانی لاؤں گا۔ اور جب وہ چلتے چلتے تھک جائیگا۔ تو میں اُسکے پاؤں دھوونگا۔ اور تب میں کچھ مدت بعد لوٹ آؤنگا۔ اور آکر آپ لوگوں سے سارا حال بیان کروں گا۔ سلام

"تمہارا عزیز بیٹا چارلی"

سو چارلی مُنہہ ہاتھ دھو اپنے سفر کے لئے نکلا۔ اس کو خیال تھا۔ کہ دنیا ایک چھوٹی جگہہ ہو۔ اور ضرور کوئی نہ کوئی مجھے بتا دیگا۔ کہ یسوع کہاں ہو۔ لیکن جب چلتے چلتے گھنٹے ایک گذر گئے۔ تو وہ بھوکا ہونے لگا اور تھک گیا سو وہ ایک مکان کھلا دیکھکر اندر گیا۔ اور بیتاب ہوکر بیٹھ گیا اب اُس گھر میں ایک ضعیف مرد اور عورت رہتے تھے۔ جب اُنہوں نے اس خوبصورت لڑکے کو ایسی حالت میں دیکھا تو پوچھا +

"اے عزیز بچے تم کیا چاہتے ہو؟"

اس نے جواب دیا۔ مجھے کچھ دودھ روٹی کھانے کو دیجئے۔ اس لئے کہ میں بہت بھوکا ہوں۔ اُنہوں نے جلد یہہ چیزیں اس کے لئے حاضر کیں۔ اور جب وہ بیٹھا کھا رہا تھا۔ اس نے اُن سے کہا کہ میں آج یسوع کی تلاش میں نکلا ہوں۔ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں۔ کہ وہ اور اُس کے شاگرد آج کس جگہہ مقیم ہیں؟ وہ دونوں اس سوال سے نہایت تعجب میں ہوئے اور کہا +

"اے عزیز ہم نہیں جانتے"

اس بات کو سنکر چارلی بہت متفکر ہوا۔ اور ان کی مہربانی کا شکریہ ادا کرکے وہاں سے روانہ ہوا۔ اثنائے راہ میں اسکو ایک غریب بھکاری ملا۔ جس نے اس سے ایک روٹی کا ٹکڑا مانگا چارلی نے اس روٹی میں سے جو اس ضعیف مرد اور عورت نے اس کے ہمراہ کردی تھی۔ ایک ٹکڑا لیا اور اس بھکاری کو بخوشی تمام یہہ کہکر دیا۔

"اس ٹکڑے روٹی کو لو۔ اور یسوع کا نام لیکر کھاؤ باقی ٹکڑے کو میں کھاؤں گا"

یہہ بات سنکر اس بھکاری نے کہا "اے عزیز لڑکے پچاس برس کے اندر یہہ پہلی مرتبہ ہو۔ کہ میں خداوند کا نام لے کے روٹی کھاتا ہوں +

لیکن اب آفتاب غروب ہونے لگا۔ رات کی تاریکی زمین پر چھائی۔ اور یہہ چھوٹا لڑکا بہت ڈرنے لگا پر اس غریب بھکاری نے اس سے اُس کا نام اور گھر اور اس کا حال پوچھا اور جب ساری کیفیت سے آگاہ ہوا۔ تو وہ اُٹھا اور اس لڑکے کو لے کر اس کے گھر تک پہنچایا اس کے والدین جو نہایت رنجیدہ اور دن بھر اُسکی تلاش میں تھے۔ اسے دیکھکر بہت ہی خوش ہوئے اور کہا۔

"ہم تو تجھے سارے دن ڈھونڈتے تھے"۔

اس نے جواب دیا۔ کیوں؟ میں تو یسوع کو ڈھونڈتا تھا۔ تب وہ اپنے بستر پر لیٹا اور جلد سو گیا۔ اور یوں خواب دیکھا کہ "یسوع اس پاس آیا ہو۔ اور کہتا ہو۔

"اے میرے عزیز بچے۔ تم نے مجھے تمام دن ڈھونڈا پر میں تو ہر وقت تمہارے نزدیک تھا۔ میں اس وقت تمہارے پاس تھا۔ جب تم مجھے ڈھونڈھنے کو نکلے۔ اور میں اس وقت بھی تمہارے ساتھ تھا۔ جب تم اس ضعیف مرد اور عورت کے گھر میں تھے۔ اس بیمار آدمی کے بستر کے پاس۔ اور اس بھکاری کے پاس بیٹھے تھے۔ اب وہ دونو ضعیف مرد اور عورت میرے شاگرد ہوں گے۔ وہ بیمار آدمی خدا کا شکر کرتا ہو۔ اس مدد کے لئے جو اس نے تمہارے ذریعہ پائی۔ اور اب وہ فقیر میرا پیرو ہو۔ اور اپنے کو دنیا میں اکیلا نہیں سمجھتا۔ اب میرے عزیز بچے یوں ہی کرتے جاؤ۔ اور میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں گا۔ اگرچہ تم مجھے نہیں دیکھ سکتے۔ تو بھی تم میری حضوری کو اپنے دل میں معلوم کروگے" +

الراقم

یکے از بیر نگیان حال

بٹالہ

بیبل کے حل طلب سوالات

(۱) دودھ پیتے بچوں کا بیبل میں کہاں کہاں ذکر پایا جاتا ہو؟

(۲) بھیڑ کے بچوں کے ساتھ خدا کے فرزند کہاں کہاں مشابہت دئے گئے ہیں؟

(۳) بچوں اور شیر خواروں کا کہاں کہاں ذکر ہو۔ اور روحانی

شعر و سخن

غزل

زمیں پر ذرہ ذرہ آپ کی شاہد ہو عظمت کا
فلک پر خوشہ پروین ہو طرہ تاج رفعت کا

کہ سلک کلک گوہربار ہو نعت مسیحا میں
نہایت اوج پر ہو آج کل عالم طبیعت کا

کروں مضمون شیریں میں رقم جو حمد خالق میں
رہے گا تا حشر شیرازہ قایم نعت مدحت کا

امیری میں فقیری میں محبت ہو تو تیری ہو
کہ جس میں ہو مزا کچھ تو ذرا حسن عبادت کا

امیر و بادشاہ مومناں کا دل سے واصف ہوں
یہہ گلزار سخن میں ثمر ہو نخل سعادت کا

خزاں آئی خزاں غنچے کہاں گل اور صبا کیسی
کہاں ہر بوستاں میں نازنا ب گل کو نزاکت کا

حیات و مرگ جس کے قبضہ قدرت میں دایم ہیں
وسیلہ ہر دو عالم میں ہو بس ان کی شفاعت کا۔

توقع از روئے ایماں فقط ابن خدا پر ہو۔
شفاعت کا عنایت کا سخاوت کا حمایت کا

شہید آرمینیا میں جو ہوئے ہیں سیکڑوں زاہد
صلہ محشر میں پاویں گے مسیحا کی محبت کا

مسیح کے پاس ہیں شاد ان وہ عرش معلیٰ پر
نہیں باقی نشاں ہرگز جہاں رنج و مصیبت کا

تجنب و تحرز ہو جنہیں ناپاکئے دل سے
شرف حاصل ہو محشر میں انہیں رب کی زیارت کا

محب ہم شاخ گل پر کیوں نہو دیں زمزمہ پیرا
نہ ڈر ہو موت کا نہ دغدغہ روز قیامت کا

ضرورت ضرورت ضرورت۔

ٹریننگ ہائی سکول سیالکوٹ کے واسطے تین اُستادوں کی ضرورت ہو انگریزی سند یافتہ کے واسطے تنخواہ عـ۳۰ــہ اور ورنیکولر سند یافتہ کے واسطے عـ۱۵ــہ روپیہ ماہوار مقرر ہو۔ ورزش کی سند ہونے کی حالت میں عـہ روپیہ الاؤنس علاوہ تنخواہ کے دیا جاوے گا۔ تمام سند یافتہ اُمیدوار اپنی اپنی درخواست معہ نقول اسناد بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ مذکور ارسال کریں +

المشتہر

آر۔ راؤ ہیڈ ماسٹر کرسچن ٹریننگ ہائی سکول سیالکوٹ

اشتہار

ناظرین نور افشاں اخبار کو معلوم ہووے کہ ہمارے پاس ایک اچھا عیسائی اُستاد پر تجربہ محنتی بال بچہ دار فی الحال موجود ہو جس کی بیوی بھی ٹیچر ہی میل پیدری اور دستکاری میں ہوشیار ہو جس کسی صاحب کو ضرورت ہو۔ ذیل کے پتہ سے بذریعہ خط و کتابت کے طلب فرماویں +

المشتہر

ہیڈ ماسٹر مشن سکول قصبہ جلال آباد ضلع شاہجہانپور

لطایف و ظرایف

مرد آدمی :- یہہ تصویر تو میرے بیٹے کی سی معلوم ہوتی ہو بالکل اُسی کی شکل ہو۔ تمہیں اس کی اجرت مل گئی۔
عکاس :- نہیں جناب ابھی ایک حبہ وصول نہیں ہوا۔
مرد آدمی :- بس تو اب شک نہیں رہا۔ یہہ اُسی کی تصویر ہو +

ایک شاعر کا تخلص ناشاد تھا۔ اور اُس کے بیٹے کا تخلص شاد تھا۔ اتفاقاً باپ نے بیٹے پر نالش دایر عدالت کی سمن کی تعمیل پر مدعی علیہ نے فی البدیہہ یہہ شعر لکھا ؎

نافہم تھا ناشاد جو کی شاد پہ نالش
دانا بھی کہیں کرتے ہیں اولاد پہ نالش

ایک واعظ پنڈت شراب کی مذمت میں کہہ رہا تھا کہ اگر شراب رسیدہ ٹھیکری پر کسی کا پانوں بھی پڑ جائے۔ تو اُس کی سات پشت دوزخ میں جاتی ہیں۔

ایک شرابی نے سنکر کہا۔ بیشک ایسے نالایق کی تو سات پشت نہیں۔ چودہ پشت دوزخ میں جانی چاہئیں جو ایسے امرت کی بے ادبی کرے +

لودیانہ

تعداد پیدایش۔ ۲۴
تعداد اموات ۔ ۱۸
ہفتہ گذشتہ سے پیدایش میں۔ ۱۵ کم
ہفتہ گذشتہ سے اموات میں ۲۔ کم

پادری یو۔ ایس۔ جی جونس صاحب مینجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا +